کو بڑھکر ہوئی۔ ڈاکٹر یوسف حسین خاں بڑے فاضل اور لائق بزرگ ہیں۔ انگریزی اور فرانسیسی اور اردو تینوں زبانوں کے مصنف ہیں۔ اگرچہ ان کا خاص مضمون جس کے وہ عرصہ تک استاد رہے تاریخ اور سیاسیات ہے۔ لیکن اردو زبان کے شعر و ادب کے بھی بلند پایہ مبصر، نقاد اور شگفتہ قلم ادیب ہیں۔ یہ کتاب موصوف کی خود نوشت سوانح حیات ہے، اور اپنے موضوع پر اتنی کامیاب ہے کہ اس کو موڈل بنایا جاسکتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب قائم گنج کے پٹھانوں کے ایک معزز خاندان سے تعلق رکھتے ہیں، ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب مرحوم کے برادر خورد ہیں، ابتدائی تعلیم اٹاوہ اور علی گڑھ میں پائی، جامعہ ملیہ اسلامیہ سے گریجویٹ ہوئے، پھر تقریباً چار برس فرانس میں قیام کرکے وہاں سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری لی۔ وطن واپس آکر جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن میں تاریخ و سیاسیات کے استاد رہے، اسی درمیان میں چند ماہ کے لئے نظام حیدر آباد دکن مرحوم کے پوتے کے اتالیق بھی رہے، عثمانیہ یونیورسٹی سے سبکدوش ہونے کے بعد علی گڑھ آئے اور یہاں سات برس تک پرو وائس چانسلر کے عہدہ کی خدمات انجام دیں، زندگی کے اس طویل سفر میں مصنف بچپن سے بڑھاپے تک جہاں جہاں رہے، جو کچھ دیکھا اور سنا، جن جن لوگوں سے ملے اور جو کچھ خود پڑھا اور سیکھا ان سب کی روئداد شرح و بسط کے ساتھ نہایت شگفتہ اور کیف آفرین اندازِ بیان میں قلمبند کی ہے۔ یہ کتاب اس زمانہ سے تعلق رکھتی ہے جب کہ پہلی جنگ عظیم کے خاتمہ پر دنیا ایک نیا رنگ و روپ اختیار کررہی تھی۔ اور ایک نئی تہذیب و تمدن کا آغاز ہو رہا تھا۔ ہندوستان میں پہلے تحریک خلافت اور پھر تحریک آزادی پیدا ہوئی اور اس سلسلہ میں ہندوؤں اور مسلمانوں میں بڑے بڑے نامور لیڈر منظر عام پر آئے، ادھر یورپ میں علم و تحقیق اور استشراق کا سورج نصف النہار پر تھا۔ پھر ہندوستان نے آزادی حاصل کی اور اسی سلسلہ میں حیدر آباد میں پولس ایکشن کا واقعہ پیش آیا۔ علی گڑھ یونیورسٹی پر بھی اس عہد میں انقلاب کے کئی دور گذر گئے۔ ڈاکٹر صاحب نے ان سب

چیزوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور ان سے ایک خاص اثر لیا ہے، اور اس کتاب میں یورپ اور ہندوستان کے ان تمام حالات و واقعات کو ناقدانہ بصیرت اور مورخانہ دیانت کے ساتھ بے کم و کاست بیان کر دیا ہے، اس بنا پر یہ کتاب صرف ایک شخصی سوانح حیات نہیں۔ بلکہ یہ اس عہد کے سیاسی، سماجی، تاریخی اور علمی و ادبی حالات و واقعات اور ان سے وابستہ اشخاص و افراد کے کارناموں اور ان کے اوصاف و کمالات کا بھی ایک مستند مرقع ہے جس سے تاریخ عہدِ حاضر کا کوئی مصنف بے نیاز نہیں ہو سکتا، اس لئے ادبی حیثیت کے علاوہ تاریخی حیثیت سے بھی یہ کتاب بڑی قابل قدر اور لائق مطالعہ ہے۔

اہلِ علم کے لیے چار نادر تحفے

۱۔ تفسیر روح المعانی: جو ہندوستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ قسط وار شائع ہو رہی ہے۔ قیمت مصر وغیرہ کے مقابلے میں بہت کم یعنی صرف تین سو روپے
آج ہی مبلغ دس روپے پیشگی روانہ فرما کر خریدار بن جائیے اب تک ۱۴ جلدیں طبع ہو چکی ہیں باقی ۱۶ جلدیں جلد طبع ہو جائیں گی۔

۲۔ تفسیر جلالین شریف: مکمل مصری طرز پر طبع شدہ۔ حاشیہ پر دو مستقل کتابیں (۱) لباب النقول فی اسباب النزول للسیوطیؒ (۲) معرفت الناسخ والمنسوخ لابن الحزم قیمت مجلد بیس روپے

۳۔ شرح ابن عقیل: الفیہ ابن مالک کی مشہور شرح جو درسِ نظامی میں داخل ہے قیمت مجلد ۶ روپے

۴۔ شیخ زادہ: حاشیہ بیضاوی سورۂ بقرہ تین جلدوں میں شائع ہو رہا ہے۔ پہلی جلد آ چکی ہے —— نمونہ مفت طلب فرمائیے۔

پتہ: ادارہ مصطفائیہ دیوبند ضلع سہارنپور